آسان عروض اور شاعری کی بنیادی باتیں

سبق۔ ۱۱

سرور عالم راز سرورؔ

تمہید:

علم عروض پر مضامین کا یہ سلسلہ زیرِ نظر قسط میں ایک اور ایسی بحر سے جاری رکھا جارہا ہے جو اپنی سالم اور مزاحف دونوں شکلوں میں اُردو شاعری میں استعمال کی جاتی ہے۔اس سے قبل ایسی ہی دو بحور (بحر متقارب: سبق۔۱۰ اور بحر متدارک: سبق۔۱۱) کا مفصل بیان آپ ملاحظہ کر چکے ہیں۔ازراہِ کرم سبق۔۱۰ کو از سرِنو دیکھ لیں تا کہ بحر کے بیان اور تقطیع کے اصول وطریقہ ذہن میں تازہ ہو جائیں۔اس سبق میں بحرِ رَمل پر گفتگو کی جائے گی۔ چاہے ہم اس بحر کے نام سے واقف نہ ہوں لیکن بلا مبالغہ ہر شاعر نے اپنی شاعری کے کسی نہ کسی دَور میں بحرِ رمل میں غزل ضرور کہی ہے۔وہ بحرِ رَمل ہو یا کوئی اور بحر، دیگر علوم کی طرح: کار بہ کثرت: کے مصداق علم عروض اور تقطیع کی مہارت بھی مشق ومحنت پر منحصر ہے۔جس قدر زیادہ مشق کی جائے گی اسی مناسبت سے عروض اور تقطیع کی استعداد بھی بڑھتی جائے گی۔

مضامین کا یہ سلسلہ چل نکلا ہے تو راقم الحروف بھی یک گونہ سہولت محسوس کرنے لگا ہے۔سب سے اہم بات یہ ہے کہ ان مضامین کو لکھنے کے لئے جو تحقیق و تنقیح اور ذہنی وادبی ریاضت کرنی پڑتی ہے اس سے خود میرے علم میں بیش بہا اضافہ ہوتا ہے۔گویا مضامین لکھنا تعلیم وتدریس کا تو ذریعہ ہے ہی لیکن اس سے جتنا فیض خود مجھ کو پہنچ رہا ہے اس کا مجھے مضامین کی ابتدا میں اندازہ بھی نہیں تھا۔روز بروز یہ کام آسان سے آسان تر ہوتا جاتا ہے اور یہ مقامِ شکر ہے۔میں مضامین کے قارئین کا ممنون ہوں کہ ان کے ذوق وشوق نے میرے لئے اساتذہ کے ہاتھوں پروان چڑھے اس علم سے استفادہ کے نہ جانے کتنے دروازے کھول دئے ہیں:

عشق خوش کار وخوش انجام کے قرباں اے رازؔ
اب وہ تکلیف و پریشانیٔ آغاز نہیں

(راز چاند پوری)

☆☆☆☆☆☆

بحر رَمَل

رَمَل۔۱ : تفعیل

بحر رمل مثمن سالم کی تفعیل حسب ذیل ہے:

فاعِلاتُن ؛ فاعِلاتُن ؛ فاعِلاتُن ؛ فاعِلاتُن (یعنی: فاعِلاتُن : چار مرتبہ)

رَمَل۔۲ : زِحافات

مرزا واجد حسین یاسؔ عظیم آبادی نے اپنی کتاب: چراغ سخن: میں فاعِلاتُن کے زحافات کی تعداد سولہ (۱۶) بتائی ہے:

(۱) فَعِلاتُن (عینِ مکسور: عین پر زیر) (۲) فاعِلا تُ (بضم تاء: ت پر پیش)

(۳) فاعِلا تْ (بسکونِ تاء: ت ساکن) (۴) فاعِلُن (عینِ مکسور: عین پر زیر)

(۵) مَفعولُن (۶) فاعلیان (۷) فَعَلْ (بسکونِ لام: لام ساکن) (۸) فاع

(۹) فَع (۱۰) فَعِلات (عین مکسور و بسکونِ تاء: عین پر زیر اور ت ساکن)

(۱۱) فَعلُن (بسکونِ عین: عین ساکن) (۱۲) فَعِلا ن (عین مکسور: عین پر زیر)

(۱۳) فَعِلُن (عین مکسور: عین پر زیر) (۱۴) فَعلیان

(۱۵) فَعْلان (بسکونِ عین: عین ساکن) (۱۶) مَفعو لانْ

ڈاکٹر جمال الدین جمالؔ نے اپنی کتاب: تفہیم العروض: میں کافی تفصیل سے کام لیا ہے اور مزید زحافات کی نشان دہی کی ہے، مثلاً فاعِلان ؛ فاعِلا تان ؛ فَعِلا تان۔ جہاں تک اُردو شاعری کا تعلق ہے اس میں

درج بالا زِحافات میں سے بہت کم کا استعمال کیا گیا ہے۔ چنانچہ ہم اس مضمون کو انھیں زحافات تک محدود رکھیں گے جو عام طور پر مستعمل ہیں۔ جو زحافات صرف عربی یا فارسی شاعری میں ہی استعمال کئے گئے ہیں ان کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔

بحرِ رَمل اُردو میں بہت کثرت سے استعمال ہوتی ہے۔ اس کی سالم شکلیں تو ایسی زیادہ مقبول نہیں ہیں لیکن یہ اپنی مزاحف شکلوں میں کثیر الوقوع ہے۔ تفہیم العروض: میں بتایا گیا ہے کہ اُردو میں کہی ہوئی تمام غزلوں میں سے تقریباً ایک تہائی (تقریباً ۳۳ فیصد) اس بحر میں کہی گئی ہیں۔ یہاں بحرِ رَمل کی ہر تفعیل کا احاطہ ممکن نہیں ہے اور نہ ہی اس کی ضرورت ہے۔ نیچے وہ تفاعیل دی جا رہی ہیں جو اُردو میں عام طور پر استعمال ہوئی ہیں۔ جن تفاعیل میں باوجود تلاش کے کوئی غزل نہ مل سکی ان کو بھی لکھ دیا گیا ہے۔

رَمل۔۳: بحرِ رَمل کی تفاعیل

نیچے بحرِ رمل کی چند تفاعیل دی جا رہی ہیں جو اُردو میں عام طور سے مستعمل ہیں۔ کچھ تفاعیل ایسی ہیں جو بہت کم استعمال ہوئی ہیں اور کچھ ایسی بھی ہیں جن کو بالکل ہی استعمال نہیں کیا گیا۔ اس صورت حال کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔ جن تفاعیل کی کوئی مثال تلاش بسیار کے بعد بھی نہ مل سکی انھیں بھی نقل کر دیا گیا ہے۔ کیا عجب کہ کوئی نیا شاعر ان میں طبع آزمائی کرے۔

(۱) مثمن سالم: فاعِلاتُن ؛ فاعِلاتُن ؛ فاعِلاتُن ؛ فاعِلاتُن

(۲) مسدس سالم: فاعِلاتُن ؛ فاعِلاتُن ؛ فاعِلاتُن

(۳) مربع سالم: فاعِلاتُن ؛ فاعِلاتُن

(۴) دس رکنی سالم: فاعِلاتُن ؛ فاعِلاتُن ؛ فاعِلاتُن ؛ فاعِلاتُن ؛ فاعِلاتُن

(۵) بارہ رُکنی سالم: فاعِلاتُن ؛ فاعِلاتُن ؛ فاعِلاتُن ؛ فاعِلاتُن ؛ فاعِلاتُن ؛ فاعِلاتُن

(۶) مثمن محذوف: فاعِلاتُن ؛ فاعِلاتُن ؛ فاعِلاتُن ؛ فاعِلُن

(۷) مثمن مقصور: فاعِلاتُن ؛ فاعِلاتُن ؛ فاعِلاتُن ؛ فاعِلان

(۸) مسدس محذوف: فاعِلاتُن ؛ فاعِلاتُن ؛ فاعِلُن

(۹) مسدس مقصور: فاعِلاتُن ؛ فاعِلاتُن ؛ فاعِلان

(۱۰) فاعِلاتُن ؛ فَعِلاتُن ؛ فَعِلاتُن ؛ فَعِلُن

(۱۱) فاعِلاتُن ؛ فَعِلاتُن ؛ فَعِلاتُن ؛ فَعلُن

(۱۲) فاعِلاتُن ؛ فَعِلاتُن ؛ فَعِلاتُن ؛ فَعِلان

(۱۳) فاعِلاتُن ؛ فَعِلاتُن ؛ فَعِلاتُن ؛ فَعلان

(۱۴) فَعِلاتُن ؛ فَعِلاتُن ؛ فَعِلاتُن ؛ فَعِلُن

(۱۵) فَعِلاتُن ؛ فَعِلاتُن ؛ فَعِلاتُن ؛ فَعلُن

(۱۶) فَعِلاتُن ؛ فَعِلاتُن ؛ فَعِلاتُن ؛ فَعِلان

(۱۷) فَعِلاتُن ؛ فَعِلاتُن ؛ فَعِلاتُن ؛ فَعلان

(۱۸) فاعَلاتُن ؛ فَعِلاتُن ؛ فَعِلاتُن ؛ فَعِلُن

(۱۹) فاعَلاتُن ؛ فَعِلاتُن ؛ فَعِلاتُن ؛ فَعلُن

(۲۰) فاعَلاتُن ؛ فَعِلاتُن ؛ فَعِلاتُن ؛ فَعِلان

(۲۱) فاعَلاتُن ؛ فَعِلاتُن ؛ فَعِلاتُن ؛ فَعلان

(۲۲) فاعِلاتُن ؛ فَعِلاتُن ؛ فَعِلُن

(۲۳) فاعِلاتُن ؛ فَعِلاتُن ؛ فَعلُن

(۲۴) فاعِلاتُن ؛ فَعِلاتُن ؛ فَعِلان

(۲۵) فاعِلاتُن ؛ فَعِلاتُن ؛ فَعلان

(۲۶) فَعِلاتُ ؛ فاعِلاتُن ؛ فَعِلاتُ ؛ فاعِلاتُن

رَمل۔۴: بحرِ رَمل کی تقطیع کی مثالیں

نیچے بحرِ رمل میں کہے گئے متعدد اشعار کی تقطیع دی جا رہی ہے۔ان کی ترتیب میں کوئی اہتمام نہیں کیا گیا ہے یعنی ان مثالوں کا اوپر دی ہوئی زحافات کی فہرست کے مطابق ہونا ضروری نہیں ہے۔کوشش یہ کی گئی ہے کہ اُردو شاعری میں مستعمل زیادہ سے زیادہ مثالیں پیش کردی جائیں۔اُمید ہے کہ ان مثالوں سے قارئین کی خاطر خواہ تشفی ہو جائے گی۔ان مضامین سے استفادہ کا بہترین طریقہ یہی ہے کہ قارئین اپنے طور پر تقطیع کی مشق کریں تاوقتیکہ اتنی استعداد ہو جائے کہ مصرع یا شعر زبان پر آتے ہی اس کی ممکنہ تقطیع ذہن میں خود بخود اُبھر آئے۔اس میں محنت اور وقت کی ضرورت ہے ؎ ہمت کرے انسان تو کیا ہو نہیں سکتا۔

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا

اِب تِدَائے ؛ عِش ق ہے رو؛ تا ہے کا

آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

آ گِ آ گے؛ دی کِ ئے ہو؛ تا ہِ کا

فاعِلاتُن ؛ فاعِلاتُن ؛ فاعِلُن

(غالبؔ)

فرق مجھ میں اور مجنوں میں نہیں ایک صورت ایک سی تصویر ہے

فَرِق مُجھ مے؛ اَورَ مُجھ نو؛ مےنَ ہی اےکَ صُورَت؛ اےکَ سی تھُص؛ وی رَہے
فاعِلاتُن؛ فاعِلاتُن؛ فاعِلُن فاعِلاتُن؛ فاعِلاتُن؛ فاعِلُن
(بہادرشاہ ظَفَؔر)

باغباں کلیاں ہوں ہلکے رنگ کی بھیجنی ہیں ایک کمسن کے لئے
باغَ باکل؛ یاہُ ہلکی؛ رَگ گَ کی بےجِنی ہے؛ اےکَ کمسن؛ کےلِئے
فاعِلاتُن؛ فاعِلاتُن؛ فاعِلان فاعِلاتُن؛ فاعِلاتُن؛ فاعِلُن
(امیؔر مینائی)

سوچ کر غم دیجئے ایسا نہ ہو آپ کو کرنی پڑیں غم خواریاں
سوچَ کر غم؛ دی جِ ئےاے؛ سانہ ہو آپَ کو کر؛ نی پَڑے غم؛ خا رِ یا
فاعِلاتُن؛ فاعِلاتُن؛ فاعِلُن فاعِلاتُن؛ فاعِلاتُن؛ فاعِلُن
(لاعلم)

میں وہ صاف کیوں نہ کہہ دوں جو ہے فرق تجھ میں مجھ میں
مَوُصافَ؛ کُونَ کہہ دُو؛ جُہَ فرقَ؛ تُجھ مِ مُجھ مے
ترا دَرد دَردِ تنہا، مرا غم غمِ زمانہ
تِ رَ دَردَ؛ دَردِ تن ہا؛ مِ رَ غم غَ؛ مے زَمانہ
فَعِلاتُ؛ فاعِلاتُن؛ فَعِلاتُ؛ فاعِلاتُن
(جگؔر مرادآبادی)

ان کا جو کام ہے وہ اہل سیاست جانیں

اُن کَ جو کا؛ م ہِ وہ اِہ؛ لِ سِ یا ست؛ جانے

میرا پیغام محبت ہے جہاں تک پہنچے

مے رَ پے غا؛ مَ مُ حب بت؛ ہِ جَ ہا تک؛ پُہ چے

فاعِلاتُن؛ فَعِلاتُن؛ فَعِلاتُن؛ فعلُن

(جگؔر مرادآبادی)

دلِ بیتاب کی باتوں پہ نہ جا دلِ بیتاب تو سودائی ہے

دِلِ بےتا؛ بَ کِ باتو؛ پِ نَ جا دِلِ بےتا؛ بَ تُ سودا؛ ئی ہے

فَعِلاتُن؛ فَعِلاتُن؛ فَعِلُن فَعِلاتُن؛ فَعِلاتُن؛ فعلُن

(رفعتؔ سلطان)

دلِ فانی کی تباہی کو نہ پوچھ الِم لا متناہی کو نہ پوچھ

دِلِ فانی؛ کِ تِ باہی؛ کُ نَ پوچ اَلَ مے لا؛ مُ تَ نا ہی؛ کو نہ پوچ

فَعِلاتُن؛ فَعِلاتُن؛ فَعِلان فَعِلاتُن؛ فَعِلاتُن؛ فَعِلان

(فانؔی بدایونی)

عشق مجھ کو نہیں وحشت ہی سہی میری وحشت تری شہرت ہی سہی

عِش قَ مُج کو؛ نَ ہِ وَح شت؛ ہِ سَ ہی مے رِ وَح شت؛ تِ رِ شُہ رَت؛ ہِ سَ ہی

فاعِلاتُن؛ فَعِلاتُن؛ فَعِلُن فاعِلاتُن؛ فَعِلاتُن؛ فعلُن

(غالبؔ)

بہتے بہتے سارے آنسو بہہ گئے روتے روتے آنسوؤں کو رو لیا

بَہہ تِ بہہ تے؛ سارِ ااسو؛ بَہہ گَ ئے روتِ رو تے ؛ ااسُ وَ کو ؛ رو لِ یا

فاعِلاتُن ؛ فاعِلاتُن ؛ فاعِلُن فاعِلاتُن ؛ فاعِلاتُن ؛ فاعِلُن

(فانؔی بدایونی)

کوئی بھی آسودگی کی آرزو کرنے نہ پائے

کوءِ بی اا: سُودَ گی کی؛ اا رَزوکر؛ نے نَ پائے

دے رہی ہے زندگی پہرا اَدیبوں شاعروں پر

دےرَہی ہے؛ زِن دَ گی پہہ؛ رااَدی بو؛ شاعِروپر

فاعِلاتُن ؛ فاعِلاتُن ؛ فاعِلاتُن ؛ فاعِلاتُن

(قتیؔل شفائی)

میں نے دیکھا ہے قتیؔل اُس کا سراپا

مےنِ دےکا؛ ہےقَ تی لُس؛ کا سَ راپا

میں کہاں ذکرِ قیامت کررہا ہوں

مےکَ ہا ذِک؛ رےقِ یامت؛ کررَہا ہُو

فاعِلاتُن ؛ فاعِلاتُن ؛ فاعِلاتُن

(قتیؔل شفائی)

سرِ شام اُس نے منھ سے جو رُخ ِنقاب اُلٹا

سَ رِشام؛ اُس نِ مُو سے؛ جُ رُخے نِ؛ قاب اُل ٹا

نہ غروب ہونے پایا وہیں آفتاب اُلٹا

نَ غُ رُوب؛ ہو نِ پایا؛ وَ ہِ اف؛ تاب اُل ٹا

فَعِلاتُ؛ فاعِلاتُن؛ فَعِلاتُ؛ فاعِلاتُن

(مصحفیؔ)

ترچھی نظروں سے نہ دیکھو عاشق ِ دلگیر کو

تِر چِ نَظ رو؛ سے نَ دے کو؛ عاشِ قے دِل؛ گی رَ کو

کیسے تیر انداز ہو، سیدھا تو کرلو تیر کو

کے سِ تی رَن؛ داز ہوسی؛ داتُ کر لو؛ تی رَ کو

فاعِلاتُن؛ فاعِلاتُن؛ فاعِلاتُن؛ فاعِلُن

(منیرؔ لکھنوی)

کچھ نہ دیکھا پھر بجز یک شعلۂ پر پیچ و تاب

کُچ نَ دے کا؛ پِر بَ جُز یک؛ شُع لَ ئے پُر؛ پے چُ تاب

شمع تک تو ہم نے دیکھا تھا کہ پروانہ گیا

شَم عَ تک تو؛ ہم نِ دے کا؛ تا کِ پَر وا؛ نا گَ یا

فاعِلاتُن؛ فاعِلاتُن؛ فاعِلاتُن؛ فاعِلُن

(میرؔ تقی میر)

سامنے میرے جو ضد کر کے نہیں تم بیٹھتے
سامَ نے مے؛ رے جُ ضد کر؛ کے نَہ ہی تم؛ بے ٹَ تے
کیا کسی کے سامنے ہے یہ قسم کھائی ہوئی
کا کِ سی کے؛ سام َنے ہے؛ یے قَ سَم کا؛ ئی ہُ ئَی
فاعِلاتُن ؛ فاعِلاتُن ؛ فاعِلاتُن ؛ فاعِلُن
(جرأتؔ)

دیکھنا اس بت کی ہٹ، ضد سے بدل ڈالا ہے دیں
دے کَ نا اُس؛ بت کِ ہٹ ضد؛ سے بَ دَل ڈا؛ لا ہِ دی
میں ہوا کافر تو وہ کافر مسلماں ہو گیا
مے ہُ وا کا ؛ فرتُ وہ کا ؛ فرمُ سل ما ؛ ہو گَ یا
فاعِلاتُن ؛ فاعِلاتُن ؛ فاعِلاتُن ؛ فاعِلُن
(مومنؔ)

دل نے کی ساری خرابی، لے گیا مجھ کو اسدؔ
دِل نِ کی سا؛ ری خَ رابی؛ لے گَ یا مج؛ کو اَسد
واں کے جانے میں مری توقیر آدھی رہ گئی
وا کِ جانے؛ مے مِ ری تَو؛ قی رَ آ دی؛ رہ گَ ئی
فاعِلاتُن ؛ فاعِلاتُن ؛ فاعِلاتُن ؛ فاعِلُن
(مرزا غالبؔ)

نقش فریادی ہے کس کی شوخیٔ تحریر کا
نق شَ فر یا ؛ دی ہِ کس کی؛ شوخِ ئے تح ؛ ری رَ کا
کاغذی ہے پیرہن ہر پیکر تصویر کا
کا غَ زی ہے؛ پے رَ ہَن ہر؛ پے کَ رے تص ؛ وی رَ کا
فاعِلاتُن ؛ فاعِلاتُن ؛ فاعِلاتُن ؛ فاعِلُن

(مرزا غالبؔ)

کس تجاہل سے وہ کہتا ہے کہاں رہتے ہو
کِس تَ جا ہل؛ سِ وُ کہ تا؛ ہِ کَ ہا رِہ ؛ تے ہو
تیرے کوچے میں ستمگار ترے کوچے میں
تے رِکو چے؛ م سِ تم گا ؛ رَ تِ رے کو؛ چے مے
فاعِلاتُن ؛ فَعِلاتُن ؛ فَعِلاتُن ؛ فَعلُن

(شیفتہؔ دہلوی)

مشکلات عشق سے گھبرا نہ جانا چاہئے
مُش کِ لا تے؛ عِش قَ سے گب ؛ را نَ جا نا؛ چاہِ ئے
مشکلات عشق کا مشکل کشا بھی عشق ہے
مُش کِ لا تے؛ عِش قَ کا مُش ؛ کل کُ شا بی؛ عِش قَ ہے
فاعِلاتُن ؛ فاعِلاتُن ؛ فاعِلاتُن ؛ فاعِلُن

(آزادؔ سہارنپوری)

مرتبہ حسن کا وہ ناز کا پایا ایسا

مَرتَبہ حس؛ نَ کَ وہ نا؛ زَ کَ پا یا؛ اے سا

بندہ اس کا ہوں تمھیں جس نے بنایا ایسا

بَن دَ اُس کا؛ ہُ تُ مے جس؛ نِ بَ نا یا؛ اے سا

فاعِلاتُن؛ فَعِلاتُن؛ فَعِلاتُن؛ فَعلُن

(راسخؔ عظیم آبادی)

مت خفا ہو کہ آن نکلے ہیں — ہم بھی یاں اتفاق کے مارے

مَت خَ فا ہو؛ کِ اان نِک؛ لے ہے — ہم بِ یا اِت؛ تِ فاق کے؛ مارے

فاعِلاتُن؛ مُفاعِلُن؛ فَعلُن — فاعِلاتُن؛ مُفاعِلُن؛ فَعلُن

(میر حسنؔ)

پھٹ چکا جب سے گریباں تب سے — ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں

پٹ چُ کا جب؛ سِ گَ رے با؛ تب سے — ہات پِ ہا؛ تَ دَرے بے؛ ٹے ہے

فاعِلاتُن؛ فَعِلاتُن؛ فَعلُن — فاعِلاتُن؛ فَعِلاتُن؛ فَعلُن

(مصحفیؔ)

بام پر وہ ماہ کرتا ہے نظارہ صبح کا — آج بارے خوب چمکا ہے ستارہ صبح کا

بام َپر وہ؛ ماہ َکرتا؛ ہے نَ ظا رَہ؛ صب حَ کا — ااج بارے؛ خوب َچم کا؛ ہے سِ تارہ؛ صب حَ کا

فاعِلاتُن؛ فاعِلاتُن؛ فاعِلاتُن؛ فاعِلُن — فاعِلاتُن؛ فاعِلاتُن؛ فاعِلاتُن؛ فاعِلُن

(ناسخؔ لکھنوی)

نہ گئی دل سے کدورت اُن کے لاکھ اربابِ صفا نے چاہا

نہ گ ئی دِل؛ سِ ک دُورَت؛ نَ گ ئی لا ک اَربا؛ بِ صَ فا نے؛ چاہا

فَاعِلاتُن؛ فَعِلاتُن؛ فَعِلُن فَاعِلاتُن؛ فَعِلاتُن؛ فَعلُن

(تنؔویر دہلوی)

پان بن بن کے مری جان کہاں جاتے ہیں یہ مرے قتل کے سامان کہاں جاتے ہیں

پانَ بن بن؛ کِ مِ ری جا؛ نَ ک ہا جا؛ تے ہے یہ مِ رے قَت؛ لِ کِ ساما؛ نَ ک ہا جا؛ تے ہے

فاعِلاتُن؛ فَعِلاتُن؛ فَعِلاتُن؛ فَعلُن فاعِلاتُن؛ فَعِلاتُن؛ فَعِلاتُن؛ فَعلُن

(ظہؔیر دہلوی)

یاد کرنا ہر گھڑی اُس یار کا ہے وظیفہ مجھ دلِ بیمار کا

یادَ کرنا؛ ہرگَ ڑی اُس؛ یارَ کا ہے وَظی فہ؛ مج دِ لے بی؛ مارَ کا

فاعِلاتُن؛ فاعِلاتُن؛ فاعِلُن فاعِلاتُن؛ فاعِلاتُن؛ فاعِلُن

(ولؔی دکنی)

تہمتِ چند اپنے ذمے دھر چلے جس لئے آئے تھے ہم سو کر چلے

تُہمَ تے چَن؛ دَپ نِ ذِم مے؛ دَر چَ لے جِس لِ ئے اا؛ ئے تِ ہم سو؛ کرچَ لے

فاعِلاتُن؛ فاعِلاتُن؛ فاعِلُن فاعِلاتُن؛ فاعِلاتُن؛ فاعِلُن

(میر درؔد)

ــــــــــــــــــــــــــــــــ

آج کچھ سینہ میں دل ہے خود بخود بیتاب سا

اٰاجَ کُچ سی؛ نے مِ دِل ہے؛ خدبَ خدبے؛ تابَ سا

کر رہا ہے بے قراری پارۂ سیماب سا

کررَہاہے؛ بےقِرارِی؛ پارَئےسی؛ مابَ سا

فاعِلاتُن؛ فاعِلاتُن؛ فاعِلاتُن؛ فاعِلُن

(مصحفیؔ)

ــــــــــــــــــــــــــــــــ

یہ تو میں کیوں کر کہوں تیرے خریداروں میں ہوں

یہ تُ مے کو؛ کرکَ ہوتے؛ رےخَ ری دا؛ رو مِ ہو

تو سراپا ناز ہے میں ناز برداروں میں ہوں

تو سَ را پا؛ نازَ ہے مے؛ نا زَ بر دا؛ رو مِ ہو

فاعِلاتُن؛ فاعِلاتُن؛ فاعِلاتُن؛ فاعِلُن

(امیرؔ مینائی)

ــــــــــــــــــــــــــــــــ

توڑ کر عہدِ وفا نا آشنا ہو جائیے بندہ پرور جائیے اچھا خفا ہو جائیے

توڑَکرعِہہ؛ دےوَفانا؛ ااشَ ناہو؛ جاءِیے بَنَ دَپرِوَر؛ جاءِیےاَچ؛ چاخَ فاہو؛ جاءِ یے

فاعِلاتُن؛ فاعِلاتُن؛ فاعِلاتُن؛ فاعِلُن فاعِلاتُن؛ فاعِلاتُن؛ فاعِلاتُن؛ فاعِلُن

(حسرتؔ موہانی)

ــــــــــــــــــــــــــــــــ

چپکے چپکے رات بھر آنسو بہانا یاد ہے　　　ہم کو اب تک عاشقی کا وہ زمانایاد ہے

چُپ کِ چُپ کے؛رات بَراا؛سوبَ ہانا؛یادَ ہے　　　ہم کُ اَب تک؛ عاشِ قی کا؛ وہ زَمانا؛ یادَ ہے

فاعِلاتُن ؛ فاعِلاتُن ؛ فاعِلاتُن ؛ فاعِلُن　　　فاعِلاتُن ؛ فاعِلاتُن ؛ فاعِلاتُن ؛ فاعِلُن

(حسرتؔ موہانی)

کیوں ہنسی تو اے اجل فانی اگر سمجھا مجھے

کو ہَ سی تو؛ اے اَ جل فا: نی اَ گر سَم؛ جا مُ جے

ایک دن سب کو فنا ہے کیا تجھے او رکیا مجھے

اے کَ دِن سب؛ کوف نا ہے؛ کا تُ جے اُر؛ کا مُ جے

فاعِلاتُن ؛ فاعِلاتُن ؛ فاعِلاتُن ؛ فاعِلُن

(سیمابؔ اکبرآبادی)

وا ہوا پھر درِ مے خانۂ گل　　　پھر صبا لائی ہے پیمانۂ گل

وا ہُ وَا پِر؛دَرِ مے خا؛ نَ ئے گل　　　پِرصَ با لا؛ ءِ ہِ پے ما؛ نَ ئے گل

فاعِلاتُن ؛ فَعِلاتُن ؛ فَعِلُن　　　فاعِلاتُن ؛ فَعِلاتُن ؛ فَعِلُن

(ناصرؔ کاظمی)

مے ہے، گلزار ہے،ساقی ہے،گھٹا چھائی ہے　　　کہہ دو توبہ شکنوں سے کے بہار آئی ہے

مے ہِ گُل زا؛ رَ ہِ ساقی؛ ہے گَ ٹا چا؛ ئی ہے　　　کہہ دُ توبہ؛شِ کَ نو سے؛کِ بَ ہارا؛ ئی ہے

فاعِلاتُن ؛ فَعِلاتُن ؛ فَعِلاتُن ؛ فَعلُن　　　فاعِلاتُن ؛ فَعِلاتُن ؛ فَعِلاتُن ؛ فَعلُن

(قمر جان مشتریؔ لکھنوی)

مے کشی کا لطف تنہائی میں کیا کچھ بھی نہیں

مے کَ شی کا؛ لُط فَ تَن ہا؛ ئی مِ کا کُچ؛ بی نَ ہی

یار پہلو میں نہ ہو جب تک مزا کچھ بھی نہیں

یا رَ پہ لو؛ مے نَ ہو جب؛ تک مَ زا کچ؛ بی نَ ہی

فاعِلاتُن؛ فاعِلاتُن؛ فاعِلاتُن؛ فاعِلُن

(حسین باندی شبابؔ)

ترے کوچے اس بہانے مجھے دن سے رات کرنا

تِ رِ کوچِ؛ اِس بَ ہانے؛ مُ جِ دِن سِ؛ رات کرنا

کبھی اِس سے بات کرنا، کبھی اُس سے بات کرنا

کَ بِی اِس سِ؛ بات کرنا؛ کَ بِ اُس سِ؛ بات کرنا

فَعِلاتُ؛ فاعِلاتُن؛ فَعِلاتُ؛ فاعِلاتُن

(مصحفیؔ)

میں بتاؤں فرق ناصح جو ہے مجھ میں اور تجھ میں

مِ بَ تاؤ؛ فرق نا صح؛ جُ ہِ مُج مِ؛ اَو رَ تُج مے

مری زندگی تلاطم، تری زندگی کنارا

مِ رِ زن دَ؛ گی تَ لاطُم؛ تِ رِ زن دَ؛ گی کِ نارا

فَعِلاتُ؛ فاعِلاتُن؛ فَعِلاتُ؛ فاعِلاتُن

(شکیلؔ بدایونی)

ـــــــــــــــــــــــــــــــــ

تھا قتیؔل اک اہل دل اب اُس کو بھی کیوں چپ لگی ہے

تا قَ تی لِک؛ اہ لِ دل اَب؛ اُس کُ بی کو؛ چُپ لَ گی ہے

فاعِلاتُن؛ فاعِلاتُن؛ فاعِلاتُن؛ فاعِلاتُن

ایک حیرت سی ہے طاری شہر بھر کے دلبروں پر

اے کَ حے رَت؛ سی ہِ طا ری؛ شہ رَ بَر کے؛ دِل بَ رو پر

فاعِلاتُن؛ فاعِلاتُن؛ فاعِلاتُن؛ فاعِلاتُن

(قتیؔل شفائی)

ـــــــــــــــــــــــــــــــــــــــ

رہ گئی تھی کچھ کمی رُسوائیوں میں پھر قتیؔل اُس دَر پہ جانا چاہتا ہوں

رِہ گَ ئی تی؛ کُچ کَ می رُس؛ واءِ یوں مے پِر قَ تی لُس؛ دَر پِ جانا؛ چاہَ تا ہو

فاعِلاتُن؛ فاعِلاتُن؛ فاعِلاتُن فاعِلاتُن؛ فاعِلاتُن؛ فاعِلاتُن

قتیؔل شفائی

ـــــــــــــــــــــــــــــــــــــــ

بوجھ اتنی چیز کا کیا دست نازک سے اُٹھے

بوجَ اِت نی؛ چی زَ کا کا؛ دَس تِ نا زُک؛ سے اُ ٹے

آرسی، چھلّا، کڑا، پہنچی، ستارے، چوڑیاں

اا رَ سی چَل؛ لا کَ ڑا پہہ؛ چی سِ تا رے؛ چو ڑِیا

فاعِلاتُن؛ فاعِلاتُن؛ فاعِلاتُن؛ فاعِلُن

(ناؔدر دہلوی)

ـــــــــــــــــــــــــــــــــــــــ

چھوٹ جائیں ہم عذاب ِ ہجر سے اب تو ایسی کوئی صورت کیجئے

چوٹَ جا ئے؛ ہم عَ ذا بے؛ ہج رَ سے اب تُ کوئی؛ اے سِ صو رَت؛ کی جِ ئے

فاعِلاتُن ؛ فاعِلاتُن ؛ فاعِلُن فاعِلاتُن ؛ فاعِلاتُن ؛ فاعِلُن

(تعشق لکھنوی)

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

خواب میں آنے کی اُس بت سے قسم لیتے ہیں

خابَ مے اا؛ نِ کِ اُس بت؛ سِ قَسم لے؛ تے ہے

نیند بکتی ہوئی مل جائے تو ہم لیتے ہیں

نی دَ بِک تی؛ ہُ ءِ مل جا؛ ءِ تُ ہم لے؛ تے ہے

فاعِلاتُن ؛ فَعِلاتُن ؛ فَعِلاتُن ؛ فَعلُن

(منیر لکھنوی)

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

بھول کر بھی کبھی حالِ دلِ شیدا نہ سنا

بولَ کر بی؛ کَ بِ حا لے؛ دِ لِ شے دا؛ نَ سُ نا

تم سا بے رحم زمانے میں نہ دیکھا نہ سنا

تُم سَ بے رَح؛ مَ زَ ما نے؛ مِ نَ دے کا؛ نَ سُ نا

فاعِلاتُن ؛ فَعِلاتُن ؛ فَعِلاتُن ؛ فَعِلُن

(تسلیم لکھنوی)

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

ہم سے کہتے ہیں چمن والے غریبانِ چمن

ہم سِ کہہ تے؛ ہے چَ من وا؛ لے غَ ری با؛ نے چَ من

فاعِلاتُن؛ فاعِلاتُن؛ فاعِلاتُن؛ فاعِلُن

تم کوئی اچھا سا رکھ لو اپنے ویرانے کا نام

تم کُ ئی اَچ؛ چاس رَک لو؛ اَپ نِ وی را؛ نے کَ نام

فاعِلاتُن؛ فاعِلاتُن؛ فاعِلاتُن؛ فاعِلان

(فیضؔ احمد فیضؔ)

مے بھی ہے، مینا بھی ہے، ساغر بھی ہے، ساقی نہیں

مے بِ ہے می؛ ناب ہے سا؛ غر بِ ہے سا؛ قی نَ ہی

دل میں آتا ہے لگا دیں آگ مے خانے کو ہم

دِل مِ آ تا؛ ہے لَ گا دے؛ آ گ مے خا؛ نے کُ ہم

فاعِلاتُن؛ فاعِلاتُن؛ فاعِلاتُن؛ فاعِلُن

(نظیرؔ اکبرآبادی)

حاشیہ: عروض ایسے مضمون پر کچھ لکھنے میں غلطی کا ہمیشہ امکان رہتا ہے۔کوشش تو کی گئی ہے کہ مضمون میں کوئی غلطی سرزد نہ ہو جائے۔پھر بھی اگر کسی کو کہیں کوئی غلطی نظر آ جائے تو از راہِ کرم راقم الحروف کو آگاہ کر کے شکریہ کا موقع عطا کریں۔

(بقیہ مضمون کے لئے دیکھئے قسط۔۱۳)

☆☆☆☆☆